Lesson 11. Al-Baqarah (Ayaat 72 - 82): Day 44 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

اِن آیات میں پچھلے واقعہ سے ہی بات جاری ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یہود کیسے موسیٰؑ کو حیلوں اور بہانوں سے تنگ کر رہے تھے۔ اللہ نے ان کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کی دو وجوہات ہم دیکھ چکے ہیں۔ آج تیسری وجہ دیکھیں گے۔ کہ ایک شخص قتل ہو گیا تھا۔ روایات میں اس کا نام عامیل آتا ہے۔ اور لوگوں نے ایکدوسرے کو الزام دینا شروع کر دیا۔ جب بھی کوئی غلط کام ہوتا ہے تو یہی ہوتا ہے۔

وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِيۡهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾

جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا، تو اس میں باہم جھگڑنے لگے۔ لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے، خدا اُس کو ظاہر کرنے والا تھا۔

یہاں سے ہمیں کیا پتا چلتا ہے کہ کچھ گناہ چاہے جتنا مرضی چھپا کر کریں، اللہ اُن کا ظاہر کر دیتا ہے۔ اور احادیث سے پتا چلتا ہے کہ والدین کی نافرمانی ایسا گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں مل جاتی ہے۔

کسی بھی گناہ کو کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ کل کو یہ سب کو دکھایا جائے گا۔

جیسا کہ ہمیں پچھلی آیات سے پتا چلا کہ ایک بھتیجے نے چچا کا قتل کر دیا تا کہ اُس کی جائداد پر قبضہ کر سکے۔ (اسلام میں قاتل اور کافر کو جائیداد (وراثت) سے حصّہ نہیں ملتا۔ اُس لڑکے نے قتل کر کے لاش کسی اور کے کھیت میں پھینک دی۔ اب سوسائٹی میں ایک فساد پیدا ہو گیا۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

﴿۷۳﴾ تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

اللہ نے یہ سب اس لئے دکھایا کہ کل قیامت کو کیا ہو گا۔ تم مردوں کو زندہ ہوتے دیکھو گے۔ تمھارے سب اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔ اللہ ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

بنی اسرائیل سمجھ رہے تھے کہ گائے کے قتل سے کوئی نقصان ہو جائے گا۔ لیکن اُن کو فائدہ ہو گیا۔ قاتل کا پتا چل گیا۔ ہمیں یہ پوائنٹ نوٹ کرنا چاہئے کہ دین کا کام کرنے سے نہ صرف آخرت میں فائدہ ہوتا ہے بلکہ دنیا میں بھی فائدہ ہوتا ہے اور بعض اوقات فوراً نظر بھی آجاتا ہے۔

1۔ شریعت پر عمل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

2۔ عقیدہ آخرت مضبوط ہوتا ہے۔

3۔ ہر گناہ دل میں کسک پیدا کرتا ہے۔

گناہ کرنے کے بعد دل پر بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ انسان پریشان ہو جاتا ہے کچھ لوگ اس وجہ سے ڈیپریشن میں چلے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ سگریٹ یا شراب یا نشہ (ڈرگز) شروع کر دیتے ہیں۔

گناہ کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ کچھ لوگوں کی فوراً پکڑ ہو جاتی ہے۔ اللہ اُس بندے کا کوئی ایسا نقصان کرتے ہیں کہ شعور جاگ جاتا ہے۔ دُنیاوی مصیبت آجاتی ہے۔

گناہ کا تیسرا نقصان یہ ہے کہ انسان بزدل ہو جاتا ہے۔

دین پر چلنا بہادر لوگوں کا کام ہے۔ شیطان آپ کو نیکی کے کام کرنے سے روکتا ہے۔

صرف کورس کے لئے گھر سے نکلنا مشکل لگتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ آسان ہو جاتا ہے۔

دین پر عمل نہ کرنے سے ہمت کم ہو جاتی ہے۔ دل کے مریض کو چلنا مشکل لگتا ہے۔ اسی طرح دین پر چلنا کچھ لوگوں کو مشکل لگتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ البقرہ میں پانچ مقامات پر مُردوں کے زندہ ہونے کی مثالیں دی گئی ہیں۔

1. ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ آیت 56

پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِ نو زندہ کر دیا، تاکہ احسان مانو

2. ..... كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ آیت 73

اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔..........

3. ..... فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ ...... آیت 243

تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ بھی کر دیا۔

4. ... قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ .... آیت 259

تو اس نے کہا کہ خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا۔ تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) پھر اس کو جلا اٹھایا

5. وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَٮِٕنَّ قَلۡبِىۡ ؕ ...... آیت 260

اور جب ابراہیم نے (خدا سے) کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) باور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ لیکن (میں دیکھنا) اس لئے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کرلے۔۔۔۔۔

وہ آدمی زندہ ہُوا، لیکن یہ بتا کر کہ اُس کو بھتیجے نے قتل کیا تھا دوبارہ مر جاتا ہے۔ کچھ لوگ میت کو دیکھ کر بھی سبق نہیں لیتے۔ اُن کے دل سخت ہی رہتے ہیں۔

ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ --

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے۔ گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔۔۔

ہمارے سامنے کئی معجزے ہوتے ہیں۔ ہمارے سامنے نعمتیں اور آزمائشیں آتی ہیں۔ لیکن ہم غور و فکر ہی نہیں کرتے۔ بعض اوقات غم اور فکر اس لئے آتے ہیں۔ تاکہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں۔

حدیثِ رسولؐ ہے کہ کافر کی مثال اُس گدھے جیسی ہے کہ جس کو یہ پتا ہی نہیں ہوتا کہ اس کے مالک نے اُس سے خوش ہو کر یا غصّے میں آکر اُس پر بوجھ لادا ہے۔

اللہ ہمیں نشانیاں دکھاتا ہے۔ ہم لوگوں کو خوش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے دل پتھروں کی طرح سخت ہیں۔ لیکن کچھ لوگوں سے کوئی خیر نہیں ملتی۔ اللہ ہمیں اس لئے آزمائش میں ڈالتے ہیں کہ ہم دوسروں کے لئے خیر خواہی کریں۔ دوسروں کے دکھ محسوس کریں۔

وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾

اور پتھر تو بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں، اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے، اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں، اور خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔

اللہ ہمیں خیر کی نہر بنانا چاہتے ہیں۔ ہم عام طور پر زندگی بس شادی، خاوند اور بچے کو ہی سمجھتے ہیں۔ ہم دوسروں کے لئے فائدہ مند بنیں۔ دوسروں کے لئے نفع مند ہوں۔

پانی کی مثال لیں۔ بڑی خیر نہیں بن سکتے تو کم از کم ایک چشمے کی طرح چھوٹے فائدے ہی کر دیں۔ چھوٹی چھوٹی نیکیاں کریں۔ نیکیوں کے مواقع تلاش کریں اللہ آپ کو بڑی نیکیوں کے مواقع دے گا۔

اُن آنکھوں پر جہنم حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روتی ہیں۔ حدیث

دو قطرے اللہ کو بہت پسند ہیں، ایک وہ آنسو جو اللہ کے خوف سے ٹپکے اور دوسرا خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے۔ حدیث اللہ ہمارے آنسو کی بھی قدر کرتا ہے۔

'اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں' پھر آگے بات ہوتی ہے لینڈ سلائیڈنگ کی۔ یہ پتھر خود نہیں گرتے، گرائے جاتے ہیں۔ کچھ انسان ایسے ہیں اللہ کے سامنے کبھی نہیں جھکے۔

قرآن و حدیث سے پتا چلتا ہے کہ ان پتھروں میں بھی جان ہے۔ روایات ہیں کہ ایک پہاڑ رسول پاکؐ کو سلام کرتا تھا۔ کچھ لوگ معجزات کا انکار کرتے ہیں۔ معجزہ عجز سے ہے یعنی ایسی بات جس کو سمجھنے سے عقل عاجز آ جائے۔

ہمیں اپنے اوپر کام کرنا ہے۔ اپنے نفس پر قابو پانا ہے۔

یہ قرآن انسان کے اندر تب جذب ہوتا ہے جب ہم شعور سے اللہ کے آگے جھکتے ہیں۔

قران کو سمجھ لیں اور اللہ سے قریب ہو جائیں۔ خاوند اور بچوں کو بھی اللہ سے قریب کر دیں۔ ہدایت صرف اللہ دیتا ہے۔ ہم صرف کوشش کر سکتے ہیں۔ اللہ ہمیں اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔

آمین۔

دِل کب سخت ہوتے ہیں؟

دنیا کی محبت سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ پتھروں سے محبت دل کو پتھر کر دیتی ہے۔

غور کریں کون کونسے پتھروں سے ہمیں پیار ہے؟ مادہ پرستی، فرنیچر۔

آج کی مسلم اُمت کا مسئلہ ہی مال اور دنیاداری سے محبت ہے۔ ہم آج کیا کرتے ہیں، کسی غریب رشتے دار کو پیسے بھیج دیں گے لیکن خود نہیں جاتے۔ تحفے بھیج دیتے ہیں لیکن ملنے نہیں جاتے۔ پہلے کوئی رشتے دار کئی ملنے آتے تھے۔ کئی کئی دن ساتھ رہتے تھے۔ خوب مہمان داری ہوتی تھی۔ جو پکایا گیا کھا

لیا۔ آج کوئی ملنے آئے تو ہم کھانے کی بات کرتے ہیں۔ کیا کھایا، کیا کھلائیں۔ آج ہمیں کوئی بلائے اور ایک دن پہلے کا کھانا کھلا دے یا دال کھلا دے تو ہم کہتے ہیں جب کچھ کھلانے کو تھا نہیں تو بلایا کیوں تھا۔

آپ اب غور کریں کہ پتھروں کے نیچے بھی پانی رہتا ہے۔ اسی طرح پتھر دل کے اندر بھی نرمی ہوتی ہے۔ اوپر سے ہم ظاہر نہیں کرتے۔ مثال دیکھیں کہ جس طرح دیمک جب لکڑی کھاتی ہے تو اوپر والی پرت چھوڑ دیتی ہے۔ جب ہم ہاتھ لگاتے ہیں تو پھر وہ بھر بھری ہو کر ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح جب ہمیں بعض اوقات یہ لگتا ہے کہ اس انسان کو ہدایت نہیں ملنی۔ تو وہ اس کی ظاہری حالت ہوتی ہے۔ اس طرح کی بات کہنے سے توبہ کریں۔

قرآن کا علم ہمیں اندر سے نرم کر دیتا ہے۔ جس طرح مرغی کو جب سرکہ، دہی اور باقی مصالحے ڈال کر رکھ دیں۔ اُس پر اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر کانٹے سے اُس پر چیرے لگائے جاتے ہیں تاکہ اثر اندر تک اچھی طرح چلا جائے۔ قرآن ہمیں اندر سے نرم کر دیتا ہے۔ اندر سے ہم ٹوٹتے ہیں۔ ہم پگھل جاتے ہیں۔

جب ہم کلاس میں ہوتے ہیں تو موم بتی کی طرح پگھل کر نرم ہو جاتے ہیں اب اُس کو جس طرح چاہیں موڑ لیں۔ اچھے عمل کی کوشش کریں ورنہ دل پر اثر ہونا ختم ہو جائے گا۔ نیت کریں کہ اپنے آپ کو بدلنے کو کوشش کروں گی۔ یہ نہ ہو کہ کبھی نرم اور کبھی سخت، جس طرح مرغی کو کبھی فریزر میں رکھیں کبھی نکال لیں وہ کھانے کے قابل نہیں رہے گی۔

کلاس کے اندر بیٹھ کر فیصلے کیا کریں۔ سوچا کریں کریں کے اپنے آپ کو کیسے بدلنے کی کوشش کروں گی۔ آپ کا دل نرم ہوتا ہے۔

بچوں کے متعلق فیصلے اور زندگی کے دوسرے مسائل کا حل بھی قرآن کلاس میں بیٹھ کر سوچا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

آپ جرات مند ہو جائیں گے۔ دورہ قرآن کے دوران اور کلاس میں بیٹھ کر مستقبل کے فیصلے کریں۔

حضرت عمرؓ نے جب کوئی فیصلہ کرنا ہو تا نفل کی نیّت باندھ کر کھڑے ہو جاتے کہ یا اللہ اب تو مجھے سُجھا دے۔ یہ جگہیں جہاں دین کے کام ہوتے ہیں بہت قیمتی ہوتی ہیں۔ یہاں بیٹھ کر نیکیوں کی نیت کریں۔ جو یہاں بیٹھ کر اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرے گا اِنشااللہ، اللہ اُس سے صحیح فیصلے کروادے گا۔

اگر ہم یہاں بیٹھ کر بھی غرور نہ چھوڑیں، خود نمائی ترک نہ کریں، جھوٹ اور غیبت کو نہ چھوڑیں تو ہمارے دل سخت ہو جائیں گے۔ سورۃ المرسلٰت۔

فَبِاَيِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اب اس کے بعد یہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟

اب آپ کو دل کی سختی سے خوف آرہا ہو گا؟ رسول پاکؐ کی حدیث کا خلاصہ: (ترمذی۔ مشکوٰۃ شریف)

اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ زیادہ باتیں کرنا دِل کو سخت کر دیتا ہے۔

آج کے فون کے پیکجز دیکھ لیں۔ ہم بہت بیکار باتیں کرتے ہیں۔ اپنے آپ سے فیصلہ کرلیں کہ پانچ منٹ سے زیادہ ایک فون کال میں نہیں بولنا۔ ضروری بات کرلیں اور فون بند کریں۔ قرآن کا طالب علم زیادہ نہیں بولتا۔

ذکر کریں اور غور و فکر کریں۔ قرآن ہمیں سوچنے کی دعوت دیتا ہے۔ جتنا زیادہ بولیں گے اُتنی زیادہ غلطیاں ہونگی۔ بعض اوقات ہماری نیکیاں ہمارے بولنے کی وجہ سے دوسروں کو چلی جاتی ہیں۔

اپنی زندگی سے چار چیزیں نکال دیں۔ زیادہ بولنا چھوڑ دیں۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا چار باتیں بد بختی کی ہیں۔

۱: آنکھوں کا خشک ہو جانا۔ اللہ سے رو رو کر مانگیں۔ اللہ سے ڈر کر روئیں۔ اللہ سے بچوں کے لئے ہدایت مانگیں۔ اللہ کے لئے روئیں۔ دنیادی باتوں پر نہیں۔ اللہ کے نبیؐ اللہ سے رو کر دعائیں مانگتے تھے۔

۲: جس کا دل کا سخت ہو گیا وہ بد بخت ہے۔ اللہ ہمیں دل کی سختی سے بچائے

۳: لمبی آرزوئیں۔ دُنیاداری، شیخ چلّی کے خواب۔ جھوٹی خواہشیں۔ کہ یہ سجا لوں یہ مل جائے۔ یہ خرید لوں۔ ہر وقت کھانوں، کپڑوں اور سجاوٹ کی باتیں۔

۴: دُنیا کی حرص۔ ضرورت کے مطابق لیں۔ لالچ نہ کریں۔ اللہ کے اشاروں کو سمجھیں۔ پھر دیکھیں آپ کے لئے کیسے آسانیاں ہوتی ہیں۔

مثال اگر آپ پر کوئی آزمائش آئے اور اس کے بعد آپ لوگوں کے لئے خیر کا باعث بن جائیں تو وہ آپ کے درجات بلند ہونگے۔ اگر کوئی حادثہ ہوُا اور وہ انسان نماز پڑھنا چھوڑ دے تو دیکھ لیں کہ اللہ کو ہماری نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی حادثے کے بعد نیکی کی طرف آجائیں لوگوں کے لئے

خیر اور بھلائی کا سبب بن جائیں۔ تو سوچیں اللہ نے آپ کو اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں۔